

LUCKNOW
1829
OUDH PUNCH
جلد چہارم

جلد ۱۳ — نمبر ۲۳

مضامین

(۱۲ جون ۱۹۳۷ء)

خمریات جگر

"پی گیا"

!خدا رشاعر شعر و شاعری نے کیا ترقی کی ہے کہ بادہ و ساغر نے جہاں حسن و عشق اور ان کے نام ترجمہ ہے ایسی ہی کر لیا حق اور کچھ زمین پر اتنا افسوس ہوتا ہے کہ جو چاہتا ہے کوئی سامنے آئے تو شعر کہہ دیں۔

صنعت سخن کے اصطلاحی نام تجنیس کرنے کی وجہ یہ ہے کہ شعرا نے اب اختیار فرمائی ہے وہ جب آسمان سے بھی کسی شعر کا مضمون اور مطلع لے لیتے ہیں تو اس کے آخر میں "پی گیا" کا الحاق فرما دیتے ہیں۔ اصطلاح قائم کی صنعت برقرار۔ مثلاً کوئی صاحب ہمارے محترم ڈاکٹر سر اقبال کا یہ مشہور مطلع پڑھیں ؎

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبین نیاز میں

تو صنعت حسن ظاہر کرنے کے لیے فوراً خمریات عنوان بنا سکتے ہیں یا حضرت ... کا یہ شعر کہیں ؎

کبھی اے حسین گفتار نظر آ سر بازار میں
کہ ہزاروں ... بیچ کر ... ساز میں

تو عنوان ہو تجلیات حضرت ... کر دیں یا ایک دوست کی یہ شعر غزل کہیں درج کریں جس کا مطلع ہے ؎

شب ہجر اس نے جلا دی کس کے ... میں
برق ... آج سر نیاز میں

تو تجلیات ... عنوان ... کے عجیب ترقی آزاد ہیں۔ خمریات جگر کے عنوان سے ایک نظم نظر سے گزری جس کا مطلع ہم نے سمجھ لیا کہ خمریات سے مراد وہ شعر ہے جس میں شراب کا ذکر ہو۔ غزل جگر کے نیچے دو مصرعوں کا عنوان ہے "پی گیا" اور گھڑا ...

خمریات سے کسی امر کا پی گیا ہے کا ابہام کہ اشعار کیا ذہن سامع کو بیکار کیا۔ کیا پی گیا؟ اس نظم کے نصف درجن مطلع ہیں۔ شاعر صاحب سے ہم واقف ہیں تاہم آپ کو واقف ہونے کی ضرورت ہے۔ کلام دیکھیے اور اس سے جو مطلب سمجھ میں آئے کر لیجیے شاعر کی ذات سے کوئی علاقہ نہیں۔ مطلع ہے ؎

ساقی کی ہر نگاہ پہ بل کھا کے پی گیا
لہروں سے کھیلتا ہوا لہرا کے پی گیا

ساقی کی نگاہ بل کھاتی ہوئی صدقہ چشم سے نکلی۔ ساقی تھا کہ پینا، اگر ادھر کسی جنگل میں تیلیاں ایک جگہ ... تو جیسے بجلی کی طرح گھومتی یا رسی کی پیچ بل کھا رہی تھی۔ شعرا آنکھوں کو کنایۃً پیمانہ اور پیالہ اور ساغر کہتے ہیں اس اعتبار سے بل کھاتی نگاہ سے جو چکر کھا کر کھاتی ہوئی دھار نکلی وہ ضرور خراب ہوگی۔ پینے والا اسی رسی پر سے ہوتا تھا لیکن وہ بھی بل کھا کے پی گیا۔ دھار اچھی بھلی حلق میں پہنچ گئی۔ قصہ ختم ہوا۔ اب یہ ادریکا کس بانی سے جنہیں حضور نے بل کھا کے پی جانے کے بعد لہرا کے پیچھے پیچھے دیا ہم ہو چکے شعر ائم قافیہ ہے اور دوسرے مصرعے میں لہروں کا ان سے بے جوڑ ہے لہذا مصرعہ ثانی یوں ہوتا تو اچھا تھا ؎

جنگل کی ہائی آس ... میں جتا کے پی گیا

پھر فرماتے ہیں ؎

بے کیفیوں کے کیف سے گھبرا کے پی گیا
توبہ کو توڑ تاڑ کے تھرا کے پی گیا

شاید کیف کاتب کی غلطی ہے اصل مصرعہ یوں تھا ؎

بے کیفیوں کی آنچ سے گھبرا کے پی گیا

کیف آور بیت کر ادو ... سیاہ اور لیپ ... کر کے تنگی لیتی ... زمین ... بے کیفی ... کہاں یہ لفظ ردیفات کا ... کیسا؟ دوسرے مصرعے میں تھرانا فضول ہے کیونکہ بری تمیز جو آنے والے کے جسم پر تھرتھری پیدا کر دے۔ ہاں توبہ توڑنے والا کسی قدر ... ہوتا ہے لہذا دوسرا مصرعہ یوں پڑھیں تو اچھا ہے ؎

توبہ کو توڑ تاڑ کے ... کے پی گیا

اس اصلاح کے بعد ... پورا مطلع یوں پڑھیے ؎

بے کیفیوں کی ... سے ... کے پی گیا
توبہ کو توڑ تاڑ کے گھبرا کے پی گیا

یا یعنی کہ خوف سے انسان گھبراتا ہے اور توڑ تاڑ سے گھبراتا ہو۔ تیسرا مطلع ہے ؎

ان مست انکھڑیوں کی قسم کھا کے پی گیا
جب ابر آ گئی کوئی لہرا کے پی گیا

قسم کھائی اور سکو پی گئے آخر قسم کھانے کے بعد پینے کا دستور ہی ہے مگر یہ ... اور ... جل ہی ہے ہر جگہ موجود رہتی ہے یعنی جہاں شاعر ... ہوتا ہے وہیں اپنا ... اشارہ بھی ہے۔ چنانچہ اس غزل کی ... یہ تنبیہ ... کہ کوئی ... مصرعوں میں ہوگا۔ چوتھا مطلع ہے ؎

اک شاہد خیال کو پہنا کے پی گیا
اُجلی ہوئی باہیں وہ ان کے اٹھا کے پی گیا

اس مطلع کا ... ظاہر کرتا ہے۔ جو ... میں شاہد خیال کے سینے پر نگاہ چلی اور شراب ... گئی ... اس مطلع کو پڑھ کے ہر گز پی جانے کا کیا کوئی خراب پیمانہ ... نہیں ہے سکتا آخر یہ خاص کے اسی پر چلنا چاہیے۔ ... باہیں ... شانہ ... مگر اجلی ہوئی باہیں ... کے اٹھانا ... ہے لہذا دوسرا مصرعہ ... تو اچھا تھا مطلب صاف ہو جاتا ؎

اور ... توڑ ... کے ... اٹھا کے پی گیا

پانچواں مطلع ملاحظہ ہو ؎

جی بھر کے توبہ کر کے بھی پچھتا کے پی گیا
ساغر اچھال اچھال کے لہرا کے پی گیا

مست کو ساغر عزیز ہوتا ہے لہذا اس ساغر کو اچھالنے کی ... ہستی ہے تو ... اچھالتا اور ... ہے ... گرچہ لہرانا ... الگ رہتا ہے۔ چھٹا مطلع ہے ... ؎

دست ... جوش طلب ... کے پی گیا
ساقی کی ... کے لہرا کے پی گیا

اچھا کیا دوست ہی کو پی گئے یا شیشہ بھر پی گیا لہرا کے اور کچھ مطلب ... نہیں نکلتا۔ نہیں ایک لفظ ... ہے یعنی لہرانا ... مطلب ... اور اب ... جان ... اب اشعار کی طرف توجہ کا منہ پھیریے ؎

چوہا صاحب غسل ... عطار یا عطر والوں کے ... صحیح پتہ حافظ سید محمد تقی ... لکھنؤ کو دیکھئے ... عطر ... ہوگا۔

[illegible]

وہ غنا یہ مری خوشی ورد زبان وہ کہنا
رحمت کی بات باتوں میں جھکا کے پی گیا
یہاں بھی مضمون ظاہر ہو گیا پی گیا؟ ابھی رحمت
یا آپ رحمت۔ پھر فرماتے ہیں
جب جب یہاں ہو غرور رحمت یہاں
پر جنتیں کی وادی ۲ کے پی گیا
(۱) جب جب کی یہ جب کسی صحیح جنتیں
گئی ہیں مگر اس زمانے میں آئی ہو پی گیا کی یہ جام
پر پوتا غرور ہے

میں اور ترک کی اور ساغر خالی گیا
جب آگیا خیال بھی جھوم کے پی گیا
جھومنے کا سبب ظاہر نہیں اس کا
ایک حسن ہے کافی کی یہ ہیل ہیل ہے
دیکھ جو کیا ہے اگر سبب کے
اظہار کی ضرورت نہیں۔ تو جا ہے
کہ دیجیے۔ اُڑا کے پی گیا۔ بجا کے
پی گیا۔ گرا کے پی گیا۔ جھوم کے
پی گیا۔ بہو کے پی گیا۔ یا دبی لڑکے
پی گیا کیا ہے جب سب ہی ٹکڑے
بر محل ہیں۔ فرماتے ہیں
اے ساقی ازل ترے خم کے محل نثار
تو یہ کہ ہر خیال کو ٹھکرا کے پی گیا
یہ دوسری مرتبہ رحمت سا کہا ازل
حق کے تہ جام اری ہے۔ پیتا ہے
کو رحمت کی مئے ہے۔ ادھر فرماتے
ہے پیتا جیز اور یک گئی ہی ہیل
در پر ہنستے جنہیں کی خبر نہ کہ پی گیا
وہ دنیا اور پی کو رحمت جو سب گیا۔ حاصل اظہار کرتے ہے
نہیں پس کچھ ہاتھوں ہیں کیوں نہ پڑھیں
دیوانہ میخانہ اور ہر کب تھی مری چال
گریز کی ملاحظہ ہو

پھر نگاہ اور فکر یہ جب چھا گئی بہار
رنگینیوں پر شہر کے اٹھا کے پی گیا
صفت ہیں جو اس سے بہتر شعر کیا ہو سکتا
نگاہ وہ دنیا کے جب بہار چھائی رحم نہیں کی اور پیکا

پھر غرور اور امانت اٹھا کے پی گیا
عشق کی تو وہ دیکھیے
ہیں وہ حکمت تو مجھ سے بہتر کیا کہوں
کیا جانے کس خیال میں گھبرا کے پی گیا
گھبراہٹ میں کس حال کو دیکھا ہے یہ خیال تو
گھبرانے والی چیز اور یا اظہار نہیں کیا اور شی
کیا لگی ہے
سر مستی ازل مجھے جب یاد آگئی
دنیائے اعتبار کو ٹھکرا کے پی گیا



جگ۔ وت۔ تجربہ کی غلطی۔ گنشک کا دور۔ یعنی مقدمہ بازی کا حشر

پہلے ٹھکرا دیا پھر پیا۔ شاید وہ مستی کا یہ کوئی نیا
انداز انگریزوں کا دستور ہے پھر ساری وہ دنیا سے جلا
کو ایک بہ حمل لینا بھی ہو ہے۔
انتظار کی خوبی قابل غور ہے
افسانہ مختصر ہوئی بیکسی کا ہے
تو نے پکاری جب مجھے اٹھا کے پی گیا
یا یہ کسی کی امانت ہے پیتے ہیں اٹھا کے بغیر نہیں چلنا۔
حضرت شاعر نے ورنہ یہ شعر بھی ہو کوئی اٹھانے
سے کچھ نہیں۔ پھر کیا اور کہیں وہ پڑھیں

ہمارا مختصر یہ مری بے کسی کا نام
اٹھا کے جب مجھے اٹھا کے پی گیا
جیوا شاعری کا اور یہاں ادب دیکھیے
جس جس مقام پر مجھے مشکل کا
افسانہ جیتو کو دوہرا کے پی گیا
تھا افسانہ بیکار ہے جنہیں جیتو کو دوہرا کے پی گیا
کہتے ہیں بہتر شیشے کے پی گیا اور مشکل سے جہاں جیتو کے
دیوانہ یہ جیسا لینا تیرا نام ہے جہاں رہا پیشانی گی
کوٹھری کی یہ حیات گنبد تو ہم ترم کی یہ بھی کہ
راہ جو مل ہی جاتا کی طرح ہوتے کئی
میں تو نصیبی کو ٹھری میں آگیا
[illegible] کو ٹھری میں آگیا
[illegible] کے جلوہ ہے پیش عشق
دیکھیے
اے رحمت تمام مری پر غلط سوت
میں افسانہ شوق میں گھبرا کے پی گیا
پہلے یہ یقین رحمت کا حیا اور
ہے فرق صرف انتظار کی یہی ہیل
میں نقص و کمال کی ہستی تھی آگیا
رحمت افسانہ شوق کے جیتن گرے
حسن سے ہر تمنا کی تھی اور کیا
ستاروں کی ہو گئی۔ اس شور کی گھبراہٹ
تو حق نصیبی پہ ہو گیا وکیے
حق ہے کس کو خاص تیرہ مراد سے
پیر سے نصیب ہے کچھ جا کے پی گیا
اب کی جیسے پیا تھا سے کوئی گئے
پھر فرصت ہوئی تو ہوگا انس تہ ہو گئی امید
ترم آمدگی وہ مطلب ہے
آوارگی خاطر ساقی کو دیکھ کر
جھکتا ہے ترم آئی کو ٹھکرا کے پی گیا
نئی دہلی کا ہر کانے پینے میں خرابی گیں
کو سسرال والے سے وہ کہیں جا پہنچے شہر
وہ دھنیں کی زبان ہے کہ کھانا نہ پینا کوئی ہے
بتر پینا شہ جانے وہ۔ خبر اتار ہے گھر یہاں قابل
دم ہوئی کو ملا ہے قریب گلشن پی گئے۔

مطلع ذرد ہو سکا

اس جان بیکس کی قسمت ہوا جگر
کل عالم البسیا میں بچا کے پی گیا

خوب شد۔ جگر کھانے کی چیز و تھی گر بعض لوگ کھایا کرتے تھے۔ کل عالم البسیا پہ جاکے پی لی گئی اب نہ کھانے کے لیے باقی رہی نہ پینے کے قابل۔ تنہا بھی نہ پکی کر کوئی جائے۔

معلوم ہوا کہ خاوری کا گھر بنتا ہے [illegible] ہے جس کا بھی جی چاہے جھٹ سے پی جائے۔ خانہ بیکم گیا۔ یہی البسیا تیس پیالہ دان کی خوبی یا اس کی تمنائی گئی ہوئے ہیں۔ اگر یہی خاوری ہے تو اہل علم کو اس سے چند دانگی لازم ہے بیچاری اور خلفاء کے لیے خالی جگہ ہیں اور گھر کے کیوں دروازے بند کر کے بیٹھ رہیں فقط۔

راقم

اودیار الشعرا

الروضۃ البہیہ فی تاریخ سلاطین فاطمیہ

ہندوستانی مسلمانوں میں بوہروں کی جماعت ایک نامور تجارت پیشہ جماعت ہے۔ اسلامی مورخ اس جماعت کو عام طور پر باطنیہ قرامطہ اور ملاحدہ کے دوسرے ترجیحی آمیز ناموں سے یاد کرتے ہیں مگر ایک زمانہ تھا کہ بڑی بڑی سلطنتوں کے نام تک ان کے نام سے لرزہ پڑ جاتا تھا۔ مصر و سواحل افریقہ و شام ان کے زیر نگیں تھا۔ چوتھی صدی کے زمانہ میں یہ فاطمیہ کے نام سے ملقب تھے تقریباً تین سو برس تک مالک حکومت رہے ہیں۔ ان میں بڑے بڑے نامور شعرا علما و حکما گذرے ہیں مثلاً صلاح الدین سید شیرازی و احمد بن عبد اللہ ملقب سید ابو علی بن سینا۔ سلاطین ایوبیہ نے انکا قلع قمع کیا اور اسی زمانے سے پس منظر رہے۔ حکومت ہاتھ سے جاتی رہی جماعت رہ گئی۔ اس گروہ نے تقیہ میں اپنا سا ملک کیا کہ کوئی مستقل اور مستند تاریخ جو ان کے مفصل حالات کی حامل ہو موجود نہیں۔ ممکن ہے کہ زمانہ تقیہ عوام کی نگاہوں سے ایسی کتابیں مخفی رکھی گئی ہوں۔ یا ان جیسے شہ اسماعیلیہ کے نزدیک عام اسلام کی کتب سیر و تاریخ سے بھی اس جماعت گروہ کے عمدہ کارنامے کا انتخاب آسان ہے۔ چند کتابیں اس موضوع پر غیروں نے لکھیں مثلاً المواعظ و الاعتبار فی حوال الجوامع مگر وہ غلط بحث اور التباس کے عیب سے خالی نہیں ہیں۔ اور ساتھ ہی بھی ہے کہ جس نام کی بھی کام مادہ یہ گروہ ہیں اختلاف و افتراق کے سبب حسب معمول زمانہ پاک نہ رہ سکا۔ کئی فرقے ہیں اور بہاگانہ عقائد رکھتے ہیں۔ چنانچہ ان کے ایک فرقہ داؤدیہ کے نام سے موسوم ہے جن کے سرانجام امام الحضرت مولانا طاہر سیف الدین ایک جوان ہمت عالم ہونے کے علاوہ صاحب تدبیر بھی ہیں۔ یہاں گروہ میں امام معصوم مانے جاتے ہیں یہی معصوم آج نہیں ہیں لیکن خلفاء بری سمجھے جاتے ہیں جیسے کہ اس اصطلاح میں داعی مطلق کہتے ہیں۔ نائب امام ہونے کی حیثیت سے انکی اطاعت فرض ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ سیدنا طاہر سیف الدین علمی و قلم کی جرأت سے بے پرواہ نہیں ہیں۔ ایک قول ہے۔ آج کوئی شخص ان کتابیں لکھنے اور ترتیب دینے کے فن سے واقف نہیں ذرہ میں تیار کیا جاتا۔ اسلامی حکومت کے علم میں جب تجلی ہوتی ہے تو تبلیغ گروہوں کے بوہروں کی جماعت بنا لیا کرتے ہیں اصلی طرح سے عام تاریخ سلام پر الزامات عائد کی تنقید و ابطال کرتے ہوئے وہ بھی پیش نہیں کیے جاتے بڑی اہمیت کا ہے۔ مسئلہ اسماعیلی اور عجیب ہوئے دشمن کو نہ زبان قلم کی تکلیف دی۔ الروضۃ البہیہ فی تاریخ الفاطمیہ کو دیکھ کے ہم متعجب ہوئے کیا معنی کہ دستور کے خلاف ہے۔

ہمارے پیر خیال سے ابھی بڑے آکر
واقعی حضرت علما نے کیا نیابت کی!

البیان المغرب فی اخبار المغرب عربی زبان میں ابن عذاری مراکشی کی ایک تصنیف ہے کتاب کیسی کرنے کے قصہ سے ہیں۔ پڑی دونی جمیل الرحمن صاحب ایم اے پروفیسر تاریخ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن نے ان کے ہاتھوں اسکا ترجمہ کرایا۔ ترجمہ کی ضخامت کو پانچ برس گزر گئے جب ان بوہرین کی بدولت یہ اسرار دنی ۲ کے آنسو پانچ برس کے بعد اب [illegible] بار شائع کیا گیا ہے۔ حضرت الیس ذاکر حسین جعفر صاحب میں گرفتار جانے کس نزدیک سے تعلق رکھتے ہیں۔ غیر ذوالفقار آزادی صاحب نکر ہوتا اسلام میں یہی تو سب نگر رکھا میں پانچ جلد دستور نہیں البتہ اس مضمون کتاب کے حصہ دوم کا اظہار ہمارے منصب سے خارج ہے اور کتاب اپنے اپنے مذاق اور ذہن کے مطابق خود ہی فیصلہ فرمائیں۔ اس مثال کی نوبت آئے تو ہم جعفر صاحب سے درخواست ہے کہ فاطمیین کی سلطنت کا نقشہ اور ان کے مقبوضات کے تفصیل حصہ دوم کی کتاب میں لکھا جائیں۔ الیس ذاکر حسین جعفر صاحب کو مترجم پر غیرت شکایت ہے کہ اکثر فاطمیین کے نام کے ساتھ لعنۃ اللہ علیہ جہاں مصنف نے لکھا وہ ادا کر دیا ہے تو کم از کم جناب مترجم کو مصنف کی روش اختیار نہ کرنا چاہیے تھی۔ مگر شکایت بجا ہے۔ کیونکہ جب حضرت اگر زبان اتنی شیریں رکھی جاتی اور ذمہ البیہ کی پیدائش ہی نہ ہوتی تو آپ کی غیرت کی زندگی کم ہوتی۔

اس کتاب کی تدوین [illegible] متداول تاریخی کتب سے ہوئی ہے جو بجز سلاطین فاطمیہ کے سیاسی حالات کا ذکر خالی خالی ہے۔ مذہبی اساس و فلسفہ و افکار نہیں ہیں فرقہ اسماعیلیہ اگر اپنے عقائد فقہیہ کے ترجمان میں رکھنا چاہتا ہو تو اسے اختیار ہے مگر ذکر ہم تاریخی طور پر [illegible]

اجلاس صاحب جنٹ سٹر کٹ جج بہادر برائلی

دفعہ ۹ ایکٹ ۵ [illegible] ۱۹۱۹ء

درخواست ولایت نمبر ۹ بابت [illegible] ۱۹۲۱ء

بمقدمہ سید الیہ عبد الرحمن صاحب مرحوم سکنہ [illegible] ہرگاہ درخواست عبد الرحمن خاں [illegible] مورخہ [illegible] اپریل [illegible] کو [illegible] واسطے [illegible] ولایت نامہ و صانت [illegible] عبد الرحمن خاں [illegible] تمام قرضداروں سے نسبت [illegible] قرضہ کسی [illegible] کے پیش کیا جاتا ہے۔

المرقوم [illegible]

دستخط حاکم [illegible] انگریزی

زرکا عرق اور بامنار وزنگ ہے اسکے بنانے اور فروخت کرنیوالے حافظ سیتا محمد رفیع تاجر گولہ دسر کہ صحبتیا باغ لکھنؤ ہیں

دوآ جبکہ علم سینہ بہ سینہ ہی اور بڑی اسلامی سلطنتوں کے
فاطمیہ کے تعلقات ضرور ضائع ہو جانے چاہئیں آج کل
ہندوستان کی چھوٹی جماعتیں اپنے مستقبل کے بارہ سے
میں مضطرب ہیں۔ جماعت اہمیت کی جماعت ہے
ور ... کے ہی کچھ حقوق ... ہندوستان کی گردن پر ہیں
تاجرانہ عقل و کفایت سے کام لیا گیا تو شاید مجموعہ
یا گلستان سمجھا نے ہی وقت کی ضرورت ہو جائے۔ جائیو
ساہو ہی سے نکال دیکھو ... اسی طرح
نکال باہر کیے جاؤ گے جس طرح حسن بن صباح
کو ... ۔ وہ حکایت بھی لطیف اور سننے کے
قابل ہے۔ ایک کتب کے تین شاگرد خواجہ نظام الملک
طوسی عمر خیام اور حسن بن صباح۔ آپس میں عہد ہوا
کہ تینوں میں سے جس کسی کی قسمت کا ستارہ چمکے
اور طالع یاور ہو وہ دوسرے دوستوں کا خیال رکھے
بادشاہ وقت کا قرعہ پہلے حضرت خواجہ نظام الملک کو
حاصل ہوا۔ تھوڑے ہی دن کے بعد عمر خیام نے وفا کا تقاضا
کیا۔ بادشاہ سے کہا ... قناعت کی
... ستاروں کی چال دیکھنے ... آخر شاہی کرنے
بعد حسن بن صباح پہنچے انھوں نے حسن کلام و
زورِ تحریر کے جوہر شاہ کے مزاج میں بار پا کر دخل
حاصل کر لیا۔ اب مولانا نظام الملک ہٹ ... علاوہ پاؤں
میں موچ آ چلے گئیں۔ ایک روز بادشاہ نے پوچھا کہ ملک
محروسہ کا تمام خرچ کتنے دنوں میں مرتب ہو سکتا ہے
خواجہ نے جواب دیا دو سال میں۔ اور حسن بن صباح
نے کہا چالیس دن میں۔ حسن بن صباح کو چالیس دن
کی مہلت دی گئی۔ آدمی محاسب اور منشی تھے مدت
کے اندر مرتب کر لیا مگر شرح ... کر صفحات پر
... ورق ... کی ... کے واسطے
گی ہوئی تھی چالیسویں دن دربار میں پہلے حسن بن صباح
حاضر ہوئے ... ہے غلام کی بغل میں ... کہ جب
طلب کریں فوراً پیش کرنا۔ پھر حضرت خواجہ تشریف
لائے جلو خانے میں حسن بن صباح کا غلام بغل میں
کاغذات لیے ... حسن کو ترتیب
دیکھنے ... حسن ... گیا۔ ... دفتر
... مرتب کر کے تمام ... ہوا ...

غلام کی ڈاک ... کہ منہ بند ... محل وہ خواجہ
دربار میں اپنی جگہ پر جا بیٹھے ... بادشاہ نے دفتر
طلب کیا ظاہر ہے کہ ... بادشاہ ... جواب
کا جواب ... گرد دیا جا ... حسن کو ندامت ہوئی اور اس
ذہنیت کے مارے ... پر مجبور ... ہوئے ...
روز بھاگ کھڑے ہوئے ... لوگ ... دفتر ... مرتب ہوا
وہ ایک روز میں ... تھا۔
روز ... ... صفحے کی کتاب ... کمائی
چھپائی ... کاغذ ... علیحدہ ...
سے ... قیمت پر مل سکتی ہے۔

خاک ... التاریخ

قول مرداں جان دارد

وضعداری

بانکے مرزا شکار کی تلاش میں نکلے جنگل میں انھیں
ایک دوسرا خوبصورت جوان ملا دونوں میں صاحب
سلامت ہوئی دونوں ایک دوسرے کے گرویدہ ہوئے
آپس میں معاہدہ ہوا کہ ہر کام میں ایک دوسرے کا دل
و جان سے شریک رہے گا۔ نوجوان سے بانکے مرزا نے
کہا آؤ بھائی شکار کھیلیں ہم کو بھوک لگی ہے جوان خود
شکار کی تلاش میں گیا ان سے کہتا گیا تم جنگل کی سوکھی
لکڑیاں چن رکھو۔ بانکے نے لکڑیاں چنیں۔ جوان
ہرن مار لایا خود نمک کی تلاش میں گیا انھیں گوشت
صاف کرنے کی خدمت پر متعین کیا ... آگ
روشن تھی اور ... بانکے نے ... کا
انتظار نہ کیا ہرن کا دل نکال کے آگ پر تکے سینکے
اور کھا گئے۔ جوان نمک مرچ لے کے پلٹا کباب تیار ہوئے
کھیں ... جوان نے پوچھا دل کہاں ہے بانکے مرزا
کے منہ سے نکل گیا اس ہرن کے دل نہ تھا۔ بات
اچنبھے کی تھی جوان ذری متحیر ہوا کہنے لگا ... کیا
جنگل کا ہرن بھی ... بانکے کو ... تھے
انکار کے بعد اقرار کیا ... وضعداری کے شکنجے میں
آ ... گیا ... انکار ... بڑھتے بڑھتے جنگ

بیکار کی حد تک پہنچ گیا۔ بانکے مرزا سپہ گری کے
فن میں ... لگے جوان سینہ پر چڑھا ... خنجر
... کہ ... چاہا ہرن کے دل تھا یا نہیں اب
بھی کہہ دو ورنہ جان جاتی رہے گی۔ مرزا ... کہا
جو کچھ ہو ہرن کے دل ... تھا۔ پہلا امتحان ... ہو کر
ختم ہوا۔ تھوڑی دیر کے بعد جوان نے کہا چلو مرزا
چوری کریں۔ چوری کے واسطے شاہی محل ... گیا
کمند پھینک کے دونوں چھت پر اور چھت سے ... میں
اترے جوان نے مرزا ... بغل میں دبایا مرزا ...
کہا تم کھیے کی آڑ میں ... چھپے ... دو
... مرزا ... میں آ گئے جوان ... کمند تک
پہنچا ... چوری ... مرزا ادھر سے گئے اور
... دیا ... چوری ...
... دوسری کے ... بھاگ گئے ... اگر ... پہنچے
... جوان ... ۔ ...
... کی طرح ... سر قلم کیا اور مرزا سے ...
سوال کیا کہ اب بھی خیر ہے اگر جان عزیز ہے تو بتا دو کہ
دل تھا۔ مرزا نے گردن ... جواب دیا دل کوئی نہ تھا
دوسرا امتحان تھا ... ایک ضرب شمشیر ... میں ...
کو ... جوان اپنے ... کے پر ... کے غائب ہو گیا
... نہ دینا۔ مگر کوئی ... بھی ... مرزا
... رفیق کے ساتھ ایک ... شان محل میں آئے
رفیق نے مردانہ لباس ... اتار ... پر ... اُف
مرزا ... بھی ... کی کہ گرے خوبصورت رفیق نے
مرزا کا سر زانو پر رکھا کنیزوں نے ... جنبانی کی ...
گلاب ... مرزا نے آنکھ کھولی رفیق نے منہ
سے منہ لا کے سوال کیا۔ ظالم اب بھی کہہ دے کہ ہرن کا
دل تھا۔ مرزا بولے ہوش ... یہ تیسرا امتحان ہوا۔
رفیق نے کہا خوب مرزا میں ہی اس شہر کی شاہزادی ہے
باپ نے میری شادی کا مجھی کو مختار بنایا ہے اور
میں تمہیں اپنا ہم پیلہ بنانا چاہتی ہوں ... دل
درست کرو تھوڑی دیر میں ... تو ... ہوگا۔
جوڑا آیا ... رسم ہوئی قاضی آیا اور ... رشتہ
ہو گیا۔ ... عروسی ... مثنوی ... ختم قصہ
ختم ہوئی اور ... کی کتاب ... بیتابی ...

اردو شاعر
شاعر ...
...
مینیجر جنرل کا

نگارِ داغ ۔ عالیجناب نواب فصیح الملک داغ دہلوی کا پہلا دیوان قیمت عہ علاوہ محصول ملنے کا پتہ مینیجر جنرل بکڈپو الناظر لکھنؤ۔



ظلم معدوم رقم سے یاں لب پہ لاکھ لاکھ سخن اضطراب میں - ہے عیش خواب میں

دفتر انقلاب پیکر، واں ایک خامشی مری سب کے جواب میں - لطف انقلاب میں -

کشمیری کمپنی زردوزی و کامدانی کے کام سے مستورات کے کپڑے بنتا ہوں رحافظ سیتا محمد بیچ جھنیا باغ لکھنؤ کو آرڈر دیں



گل بصحرا بدو بر ریم شگفته برخیست

باد صبا حکایتی گفت و برخیست

بر سعدی و مردمان کرد و چندین بار

سر کرده و خنده کرد و بشگفت و برخیست

اگر آپ خوشبودار پھولوں کی نکہت سے لطف اٹھانا چاہتے ہیں تو [illegible] عطر ساز سے

عطر کی ایک شیشی طلب کیجیے، ہمارا باغ ناپائدار ہے اور ان کی خوشبو ہمیشہ رہے گی

ساتھ وہ بھی گئی کہ دشمن نے جان کی قسم دے کر پوچھا بچے کو چلا وہ ہرن کے دل تھا یا نہیں۔ گروہ ہے مرتا یا مشن کمک کے بعد یہ شہزادہ بھی کہیں زندہ بیٹھے ہیں۔ دل نہیں تھا۔ نہیں تھا۔ نہیں تھا یعنی طبع بھی حسن چہرہ پر غالب نہ آئی۔ یہ کہانی بہتیں کہا کرتی ہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ ہرنا کے عادت کے دشمن اب غیر مرتے ہیں۔ مگر نہیں غلط ہے جو بچپن کے اخبار نویس اپنی پالیسی میں دو کھوں پاؤں کھا گئے ہیں یعنی ایک اخبار کا مدیر کہ اپنی پالیسی جو ضرور فکر اسی بیان کرتی چاہیے کہ پھر وہ بدلتے جائے یہ نہیں ہوتا ہر لمحے نیا اور جماز آج کو ٹ کی بجائے کس طرح کی جگہ بس فرض سے آج یہ جو خاص کل اسی کی مخالفت اپنے مکوں سے کرتے ہیں لیکن مگر شخصیت کا سامان پڑا ہوا وہ بھیو باری ہر گز نکلے تو مر گئے آسمان باگے مرتا۔ "ہرن کے دل نہ تھا"

ہاں اشد خاں نے پچاس زیادہ اقتدار و رو بچا کر تب کا گورنر بنایا۔ جنگ پر آؤ یا تب بھی وفاداری رہے۔ ہرن کے دل نہیں۔ فیاتیں کے چہرے عرض ہزیہ کیے اسپر بھی آزادی کے حامی ہرن کے دل نہیں۔ ذی اقرعا نہ کے مر پر بیٹ اور حالی اور بدستی دو معالی ابھر جاتے یکے یا نہیں عادل کے عادل۔ ہرن کے دل نہیں۔ یورپ کے قوانین وضع کرتے وقت شریعت کے اہم اصول بالکل نرالے تو بدو اسی پر فرق نہ ہوا۔ ہرن کے دل نہیں۔ قدم قدم پر جاتی تھیں گئیں دانشمندی کے بیچھے وہیں سے کے مگر وہ زندگیاں در بدر ٹھہرے۔ ہرن کے دل نہیں۔ پنج کی تنخواہیں تین حصے تقسیم نہ کی۔ پیروں اور مذہبی پیشواؤں کے مخالفت مظہر کیے تو سچی باتوں کا لقب اخباری کا فندوں کی طرف سے حمایت کیا گیا۔ ہرن کے دل نہیں۔ دوستوں کے ہاتھوں ہر جسم ہیں تا کا ہی کا منہ دیکھا تو اسلام و منصور فاتح اعظم کا خطاب ملا۔ ہرن کے دل نہیں۔ جوتا ٹوپی چھوڑ کے سب ان سے بھاگے کہ بہادری اور شجاعت میں رہ کر خاندہ بن ولید فخر عبد الطراب ہو دیر ٹھہرے۔ ہرن کے دل نہیں۔ دو اخبار نویسوں کی جان پر بنی تھی حضرت

کے کچل چکیں ہے یہ گمان ہو سکتا ہے کہ ہندوستان کے اہل قلم دریں حال ہیں ہو جاتے گئے ہیں اور غلط قصیدہ خوانی کی اجرت بانٹی گئی ہو گی لیکن یہ فوارہ مگر یہ جو ہرن کے دل نہیں۔ تو کیسے منی ہی کیا ہیں۔ منقول ہوا ہے پنجاب ان کے لیے یا فرقہ کا اشارہ فرما ان کی خطا عشق آفریں ہو جنگ کیا کہ ہندوستان کے بعض اہل دل مقبول جو پنجاب لاوی لانچ جو منصور کے حلیہ سلطنت ہو مدد کر دیکھا مبتلا ہوئے جب تنگ آ مدارس۔ خالی کچھ پرسش ہو کا حل ہو گیا ہو۔ سرنشت تنگ سید فیج درگروہ پر غالب رہی مگر غازی کے ترک دل اور منصب خبر یابی کی خبر سنتے ہی انا للہ وانا الیہ راجعون مرض با اصل تھا کسی طب کی کتاب میں مذکور نہیں یعنی وہ گروہ سنج خبر و حش۔ وہ قومدہ زیرہ صفت میں در در گروہ۔ اب اس دفعہ داری کے تیروں کا تو جنرل ڈنڈ بن رہے ہیں۔ کچھ اوپر سے ہی بھی ہرن کے دل نہیں کا عمل شروع ہوا ہے خدا خیر کرے۔ جنرل صاحب ہیں کے تو ہم کہتے کہ یہ ان جنگ جو رکے ہندوستان تشریف لائیں اور علاج مر دی ہیں با مگر ورزوں کا امتحان فرمائیں وہ ہیں پہ تو آپ کے پاس نہیں مگر ممکن ہے کہ خیال وکیل اختیارات عظیم ہند کا گم شدہ دل مل جائے۔ (راقم)

دشمند ز حق بہادر

مولانا فیج کی نوٹ بک

چڑے کا رجز بہ الی سنٹ کی زبانی

ایک میاں چڑے اپنی چڑیا کے ساتھ کھیلیاں خوش فعلیاں کر رہا ہے تھے بی چڑیا کی سرشت میں جو ہری تھیں چڑے کو غصہ آیا اور سامنے پر خیال کے بیچے کو وہ تہیں والی ایک آدم ہو چکی ہے خبرلی پھر لگا بزرگانہ کرنے یہ مشتق ہو دیکھا جب سے ڈنڈ انہیں پچا جب کے بازوؤں میں وہ قدرت وہ طاقت ہے تو ان کا کچلی ہے کہ ایک اشارہ یا ادہ حضرت سلیمان کا قبہ سندر میں پھینک سکتے ہیں:

ہوا نے میاں چڑے کے الفاظ اپنے دوش پر لیے کے حضرت سلیمان کے صبح اقدس تک پہنچائے حضرت چلے میاں چڑے کو طلب فرمایا پوچھا کیوں میاں تم کیا جھک مار تے تھے۔ اچھا یہ تمہارا جو ہے تو زندی اپنی طاقت کا کچھ ہیں بھی دکھاؤ۔ چڑے صاحب نے کی حضرت آپ بھی جو اکی لگائی بجھائی بڑا اختیار فرماتے ہیں۔ خداوندہ وہ ہی کیا جو اپنی جورو پر رعونت نہ لائے غیر رعونت ڈالے کا کام نہیں بنا کیا سمجھی کہ گھر کے لوگ کچھ پرے والے پانی کے محتاج تو ہیں نہیں۔ روایت ہے کا تجربت انسانوں ہی ہے جو بیان عنت کا حق ٹھہرایا ہے اکثر اسکی روائی ہند پچھوڑنے کی بہا کرتی ہے۔ بلا رعونت ڈالنے کی نوبت آ گئی ہے جو اکی چلو تری پر کان نہ دھرے یہ اسیمی ہی دُھر بیٹھے آ دیا کرتی ہے اسی مسلک پر عمل فرمائے اگر مسٹر ہی سنٹ نے جو اکی طرح گرکٹس اول میں ہندوستانی چڑوں کی نخوت تو اور قدرت بینگی الفاظ پہ جو جانے کو دستاویز سادہ۔ باقتدار خلق تصنیف رعونت بھی ہے رگ کا ایک سانڈ کی جڑ ہے مگر حکومت ہند و چڑیا نہیں جو رعونت ہیں آئے اور ہندوستان میں بغاوت کا نام نشان نہیں یہ اختیاری اور جھچڑ خانی کا ایک بہانہ ہے جو مسلسل تیس برس سے عاجز خراشی کا فرض ادا کر رہا ہے۔ دوسرے اگر ان بھی کہا کہ بغاوت خارج میں موجود اور محسوس ہے تو یہ غصہ وہ ہے بہادر جو کیوں ہڑتال کیجیے اور جیل خانے جائیے۔ اس کے اشارہ کے وفاداروں کو جو حکم ہے کہ جو مہربان باشعور سے وہ حرفی سے حرفی خطاب استعمال جبہ کا قطع و قسم کر سکتے ہیں خدا نخواستہ ضرورت اور توپ کی ضرورت بھی نہ ہو گی۔ لیکن ہمارے نزدیک تو بڑا جیسنٹ کی یہ جو خوبی کہ "اگر ہندوستان کے مطالبے جلدی پورے کیے گئے تو بغاوت ہو جائے گی" چڑے کی رعونت سے زیادہ گرما اور غیر مفید ہے۔ جو بیسنٹ کے کلمات سخت گیر قوانین کی حمایت کرتے ہیں اور اس حکومت کے حق میں جو ازروئے قانون جبرا حاکم ہو مسلط ہے تو سائل دار آخر قوانین ایجاد کرنے کی جرأت بخشی ہی سکتے ہیں۔ تو ایس کرو۔ اسیمی دشمنی ہو دشمنی پر کچھ پڑ بیٹھ کا ہیر پھیر کیا۔ پھر یا اثنا بڑی بات۔ میاں کوئی

[illegible]

چور کی ماں کوٹھیا میں منھ ڈال کے روئے

یہ ایک مثل ہے جو اس موقع پر استعمال کی جاتی ہے جب ... [illegible]

[illegible]

یا اہل البکاء

[illegible]

رعایت

[illegible]

[illegible]

گلزار داغ یعنی عالیجناب نواب فصیح الملک داغ دہلوی کا پہلا دیوان قیمت ۱۲ ملنے کا پتہ منیجر جنرل بکڈپو ... لکھنؤ

شرطیہ علاج! شرطیہ علاج!! شرطیہ علاج!!!

سفید داغ کی بجلی کی مار [illegible] دام پانچ روپیہ

دستکاری کی اکسیر دوا [illegible]

سفید بال جڑسے کالا

اگر آپ کے [illegible] بال کچے ہیں تو اسیر تیل [illegible] کالا [illegible]

کالا سے گورا [illegible] دام پانچ روپیہ

خونی بواسیر [illegible] پانچ روپیہ ہے۔

بجلی کی گولی [illegible] دام پانچ روپیہ

طاقت کی دوا [illegible] دام پانچ روپیہ

پتہ: [illegible] جڑی بوٹی میڈیکل ہال کمپنی ۔۔۔ دربھنگہ

آپکے معدہ کی تکلیف تبھی تک

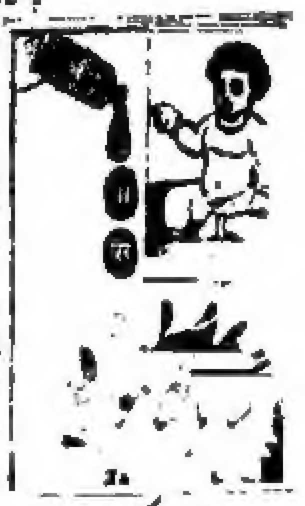
[illegible]

دیدخانہ شری جام نگر کا شفاخانہ

[illegible]

اگر آپ اپنے بزرگوں سے دریافت کرینگے

[illegible]



بچوں کی حفاظت کا سب سے عمدہ ذریعہ

[illegible]

داد کو جڑسے فائدہ کرنے والی بےنظیر دوائی

دودرگج کیسری [illegible]

ملنے کا پتہ: سکہ سنہارک کمپنی متھرا یو۔پی

جلد ادوھ پنچ ۱۲۹-۱۹۲۲ء

[illegible]